OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0128, PP: 238-258

انسانی کلوننگ کا شرعی و تحقیقی مطالعہ

A scholarly review of human cloning in the light of Islamic injunctions

Published: 31-12-2021
Accepted: 25-10-2021
Received: 25-09-2021

Waqas Ali Haider
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Okara
Email: waqas.alihaider@gmail.com

Muhammad Aslam
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Okara
Email: aslamazad173@gmail.com

Ayesha Irshad
Lecturer Islamic Studies, Frontier group of colleges Arifwala
Email: ayeshairshad63eb@gmail.com

Abstract

This paper explores the diverse social, cultural and scientific facets of cloning as an alternate means of human reproduction. We review the various types, and implications of cloning as practiced in the modern world, specifically as a means of child birth for infertile parents. We also present the Islamic injunctions and worldview on different types of cloning. We assert that although biological cloning can be an productive technological intervention to promote agriculture yield, however its application for human reproduction is inappropriate, and finds no support in Islamic injunctions. Therefore, our paper suggest that human cloning should be prohibited acknowledging its socioeconomic demerits.

Keyword: Cloning, Islam, Human Reproduction, Fiqh, Medical Science

تمہید

آج کے جدید دور میں میڈیکل سائنس ترقی کی منازل بہت تیزی سے طے کر رہی ہے، ان منازل کو طے کرتے ہوئے انسان کو انسانیت کا خیال اور اسلام کے اصولوں کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ وقت کی ضرورت کے مطابق انسان اپنے لیے نئے نئے راستے تلاش کرتا ہے جیسے کے پودوں کی کلوننگ سے مختلف قسم کی نئی اقسام کو تیار کرنا اسی طرح جانوروں سے بھی کلوننگ کے ذریعے جانوروں کی مختلف انواع تیار کی جارہی ہیں۔ عصر حاضر میں انسان جس تیزی سے مادیت پرستی کے دور میں جارہا ہے اسی رفتار سے انسان، انسانوں کی کلوننگ بھی کرنا چاہتا ہے، جس سے معاشرے پر ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا بہت ضروری

ہے۔ ہمارا یہ مقالہ انسانوں کی کلوننگ کے شرعی اور تحقیقی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے تحریر کیا گیا ہے، گویا کلوننگ ہے کیا اور یہ کس طرح فائدے مند اور نقصان دے ہے اور شریعت اس کے بارے میں کیا رائے پیش کرتی ہے۔

کلون کی تعریف:

لفظ کلون یونانی لفظ "Klon" سے مشتق ہے جس کے لفظی معنی ٹہنی کے ہیں۔ اصطلاحی اعتبار سے کلون کو اجاتی تولید یا "Vegetative Reproduction" کے مفہوم میں لیا جاتا ہے۔ موجودہ دور کے سائنسدانوں نے کلون کو نہ صرف سالمات خلیوں اور بافتوں کو بلکہ تمام جانداروں کو ایک دوسرے کا مماثل بنانا قرار دیا ہے۔

امریکن (Heritage) ڈکشنری میں کلون کی تعریف:

امریکن Heritage ڈکشنری نے کلون کی تعریف کو 3 حصوں میں مکمل کیا ہے جو یہ ہیں:

DNA ترتیب کا ہم شکل Replica جین جو کسی جینی تبدیلی کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ تمام جین فعلی اور ظاہری اعتبار سے بالکل برابر نظر آتے ہیں۔

کلون کی ایک مشترکہ جد سے پیدا ہونے والے جینیاتی ہم شکل خلیوں کا ایک گروپ ہے جیسے بیکٹیریا کی ایک کالونی جو ایک ہی خلیے سے جنم لیتی ہے۔

سنگل (واحد) جد سے اجاتی تولید کے نتیجے میں پیدا ہونے والا ایک عضویہ کلون کہلاتا ہے جیسے Budding کی وجہ سے "Polyp" کا پیدا ہونا۔[1]

AMA کے مطابق کلوننگ کی تعریف:

AMA کے مطابق کلوننگ کا مطلب جسم کے خلیے کے مرکزے (نیوکلئیس) کی منتقلی کے ذریعے جینی طور پر کسی مماثل جاندار کا پیدا کرنا ہے۔ بعض سائنس دانوں نے اس کی تعریف میں اس قدر اضافہ کیا ہے کہ نہ صرف جاندار بلکہ جاندار کی کسی بافت (TISSUE) یا کسی عضو Organ کا پیدا کرنا بھی کلوننگ ہے۔

کلوننگ کی سائنسی تعریف:

کلوننگ سے مراد بنیادی طور پر تو ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی بھی جاندار کی تولید Reproduction کرنے کے لیے غیر جنسی تولید sexual Reproduction کا سہارا لیا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس عمل میں دو والدین یا (نر اور مادہ) کے تولیدی خلیات کا ملاپ نہیں ہوتا بلکہ والدین میں سے صرف کسی ایک والد/والدہ، نر یا مادہ کے خلیات وراثتی مادے سے ایک نیا جاندار پیدا ہو جاتا ہے۔[2]

کلوننگ سے مراد ہے ایک جاندار کی اسی جیسی کاپیاں تیار کرنا ہم شکل، جڑواں بھائی یا بہنوں کو ایک دوسرے کے قدرتی کلون بھی کہہ سکتے ہیں۔ سائنس دان لیبارٹری میں بہت سے جانوروں کی کلوننگ کر چکے ہیں۔

کلوننگ کی اقسام:

کلوننگ کی کئی اقسام ہیں ان میں سے کچھ اہم اقسام درج ذیل ہیں:

- معالجاتی/سالمیاتی/کلوننگ

- خلوی کلوننگ
- جنین کی کلوننگ

معالجاتی/سالمیاتی/کلوننگ:

سالمیاتی اور خلوی سطح پر ایسی کلوننگ کا عمل عرصہ دراز سے جاری ہے۔اس عمل میں DNA کی سالمیاتی کلوننگ کی جاتا ہے اور DNA کے ٹکڑوں کو میزبان خلیے میں بڑھایا جاتا ہے۔ Amplify کیا جاتا ہےا ور اس جین کی کاپی یا نقل تیار کی جاتی ہے۔مثال: اس طریقے کے ذریعے آج اہم ادویات تیار کی جارہی ہیں جیسے انسولین اور TPA وغیرہ۔[3]

خلوی کلوننگ:

جسم سے حاصل کردہ خلیے لیبارٹری میں Culture کے ذریعے نشوونما پاتے ہیں۔ جہاں ان کی مشابہہ اور ہو بہو ویسی ہی اشکال حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ کلون شدہ خلیہ اصل خلیہ سے بالکل ملتا جلتا ہوتا ہے۔ مثال: اس طریقے کے ذریعے سے بھی ادویات تیار کی جا رہی ہیں لیکن اس طریقے میں Egg یا Sperm شامل نہیں ہوتے۔ اس لیے اس طریقہ کار سے Reproduction کا عمل نہیں کیا جاسکتا۔[4]

جنین کی کلوننگ:

Embryonic Cloning اس طریقہ کار میں بالغ لیکن غیر بارآور شدہ انڈے Unfertilized Eggs سے نیوکلئیس کو نکال کر اس کی جگہ بالغ جسم کے کسی بھی مخصوص خلیے کے مرکزے کو داخل کیا جاتا ہے۔ مثال: اسی طریقے پر عمل کرکے Dolly کو پیدا کیا گیا۔ اس کے لیے اس کی ماں EWE کے جینانی خلیے کو اسی کے بغیر مرکزے والے Egg سے ملایا گیا اور مصنوعی طریقے سے مسلسل مناسب ٹمپریچر پر برقی رو پہنچانے کا عمل جاری رکھا گیا تاکہ بارآوری ٹھیک طریقے سے انجام پائے۔ پھر اس نمو پانے والے جنین کو کچھ دن تک لیب میں رکھ کر ایک دوسری بھیڑ کے رحم میں منتقل کیا گیا۔ اس بھیڑ کو قائم مقام ماں Surrogate Mother کہا گیا لیکن ماں کا درجہ نہیں دیا گیا۔ حمل کی مدت کے آخر پر ڈولی Dolly پیدا ہوئی۔[5]

کلوننگ کی ابتدائی تاریخ:

پہلی بار 1980ء میں بھیڑوں کی کلوننگ کی گئی پھر 1993ء میں گائے کی کلوننگ کی گئی۔ 1996ء کا سال اس طریقہ کار کی کلید تھا۔ کیوں کہ اسی سال ایک بھیڑ اور بکری کے Cells کے ملاپ سے ڈولی بھیڑ تیار کی گئی۔ اور یہ واقعہ بہت مشہور ہوا۔ حالیہ عمل جو حیاتیات کی کلوننگ کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ ایک صدی سے زیادہ عرصے سے محققین اور سائنسدانوں کی سخت محنت کا نتیجہ ہے لیکن انسانوں میں کلوننگ زیادہ پیچیدہ رہی ہے۔[6]

کلوننگ کا طریقہ کار:

کلوننگ کرنے کے لیے سب سے پہلے اس جاندار سے جس کی کلوننگ کرنی ہو اس میں سے کچھ خلیے منتخب کیے جاتے ہیں ایسے جاندار کو ڈونر کہتے ہیں۔ اس جاندار کے کسی ایک خلیے سے نیوکلئیس کو الگ کر لیا جاتا ہے۔ اب اسی نوع کے جانداروں کے نر اور مادہ سے گیمٹس (Gmmetes) لے کر لیبارٹری میں ان کی مصنوعی فرٹیلائزیشن کروائی جاتی ہے۔ فرٹیلائزیشن سے پیدا ہونے والے خلیے کو زائیگوٹ (Zygote) کہتے ہیں۔ پھر اس حاصل شدہ زائیگوٹ کا نیوکلئیس نکال کر اس میں ڈونر کے خلیے

سے حاصل شدہ نیوکلئیس ڈال دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس تبدیل شدہ زائیگوٹ سے بننے والے ایمبریو کو دوبارہ اسی نوع (Species) کی کسی مادہ کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ یوں اس مادہ میں حمل کے بعد جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ جینیاتی طور پر بالکل ڈونر جیسا ہوتا ہے۔ اسی لیے کلوننگ کو "نیوکلئیس ٹرانسفر ٹیکنیک" بھی کہا جاتا ہے۔

انسانی کلوننگ سے حاصل شدہ مختلف صورتیں اور انسانی کلوننگ کے ذریعے عمل تولید اور فطری طریقہ تولید میں فرق:[7]

1. کلوننگ کے ذریعے عمل تولید میں دو غیر جنسی خلیے استعمال ہوتے ہیں جب جبکہ انسانوں میں فطری طریق تولید جنسی خلیوں سے ہوتا ہے۔
2. (کلوننگ میں) دو خلیوں کا حصول اور ان میں ملاپ مصنوعی طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ جب کہ فطری طریقہ تولید میں شہوت کے نتیجہ میں ملاپ کی صورت پیدا ہوتی ہے۔
3. مصنوعی طریقہ سے بار آور کیے جانے والے خلیے کو کسی بھی رحم میں نمو کے مراحل کے لیے منتقل کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ فطری عمل تولید میں اسی مادہ کے رحم میں بچہ پرورش پاتا ہے جس کا نطفہ ہوتا ہے۔
4. کلوننگ سے پیدا ہونے والے بچے کی خصوصیات یک طرفہ ہوں گی جب کہ فطری عمل تولید میں نومولود کی خصوصیات دو طرفہ ہوتی ہیں۔ اس (چوتھے) نکتہ کی وضاحت یہ ہے کہ کلوننگ میں دو خلیوں کا ملاپ کرایا جاتا ہے۔ جب کہ ان میں سے مرکزہ صرف ایک کا لیا جاتا ہے۔ اب جس کا مرکزہ ہوگا نومولود کی تمام خصوصیات ہو بہو اسی کے مشابہ ہوں گی۔ حتیٰ کہ اگر مرکزہ نر کا ہے تو نومولود نر اور اگر مرکزہ مؤنث کا ہے تو نومولود مادہ ہوگا، پھر اس کی شکل و صورت بھی من و عن اسی کے مشابہ ہوگی، جو مرکزہ والے صاحب خلیہ کی ہو اور اسی لیے نومولود کو کلون (انسانی فوٹو کاپی یا ہم شکل) کہا جاتا ہے۔ جب کہ فطری طریقہ تولید میں ماں باپ (نر و مادہ) دونوں کے ملاپ سے پیدا ہونے والے میں دونوں کی خصوصیات مجتمع ہوتی ہیں اور اس طرح نومولود ایک تیسرا مستقل بالذات شخصیت کا مالک ہوتا ہے خواہ وہ نر ہو یا مادہ۔
5. انسانی کلوننگ میں نومولود کی تذکیر و تانیث کا انتخاب حسب منشا کیا جا سکتا ہے جب کہ فطری تولید میں ایسا ممکن نہیں۔
6. کلوننگ میں نر و مادہ یا بغیر نر کے دو مادہ یا صرف ایک ہی مادہ کے دو خلیے حاصل کرکے عمل تولید ممکن ہے جب کہ فطری طریقہ تولید میں نر و مادہ کا ملاپ ضروری ہے اور بغیر نر کے صرف ایک ہی مادہ سے یا دو مادہ کے خلیوں کے ملاپ سے عمل تولید ممکن نہیں۔ الا یہ کہ خاص اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو جس طرح کنواری حضرت مریمؑ سے بغیر شوہر کے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش فرمادی۔
7. انسانی کلوننگ کے لیے مردہ جسم کے زندہ خلیے حاصل کرکے بار آوری کے بعد کسی عورت کے رحم میں رکھ کر ایسی مردہ انسان کی ہو بہو زندہ نقل تیار کی جا سکتی ہے۔ جب کہ فطری عمل تولید میں مردہ ملاپ کی قدرت ہی نہیں رکھتا، اس لیے اس کا افزائش نسل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔
8. ہزارہا برس پرانے مردوں کے خلیے حاصل کرکے ان کی کلوننگ بھی متوقع بتائی جارہی ہے۔ جب کہ فطری عمل تولید میں اس کا کوئی امکان باقی نہیں رکھا گیا۔ (الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت خاص سے اس مردہ کو دوبارہ زندہ کر دکھائیں

مثلاً جس طرح قرآن مجید میں مذکور اصحاب کہف کا واقعہ اور حضرت عزیرؑ کا واقعہ) یاد رہے کہ سائنسدان اتنے پرانے مردوں کے خلیے عموماً ان جانداروں سے حاصل کر سکتے ہیں جو اس دور میں موجود تھے اور آج بھی ان کی نسلیں ملتی ہیں۔اسی طرح یہ بھی متوقع ہے کہ کسی مطلوبہ شخص کے خلیے محفوظ کر لیے جائیں اور پھر اس کی موت کے بعد حسب موقع اس جیسے انسان پیدا کر دیئے جائیں۔

9. اعلیٰ خصوصیات کے حامل یا خوب صورت افراد کے خلیے بیک وقت کئی عورتوں کے رحم میں بارآوری کے بعد رکھوا کر ویسے ہی بے شمار بچے حاصل کیے جا سکتے ہیں جب کہ فطری طریق کار میں قانونی ملاپ (شادی) یا غیر قانونی ملاپ (زنا) کے ذریعے ایسا ممکن تو ہے مگر اول تو وہ بچے قریب قریب مطلوبہ خصوصیات کے حامل ہو دکتے ہیں، من وعن ہر گز نہیں اور دوم اس طریقہ سے چند ایک بچے (جتنے کہ ایک عام عورت زندگی بھر میں زیادہ سے زیادہ جنم دے سکتی ہے اور اوسطاً یہ تعداد 12/10 تک ہوتی ہے) یہ سینکڑوں ممکن ہیں، ہزاروں ممکن نہیں۔[8]

10. کلوننگ کے ذریعے ایک ہی خاندان کی مخصوص عادات و خصوصیات کو مسلسل آگے منتقل کر کے لازوال بنانا متوقع جب کہ فطری طریقہ تولید میں قدرتی طور پر ایک خاص حد تک ایسا ہوتا رہتا ہے اور اس میں مزید ارتقاء بھی جاری رہتا ہے مگر ایک مدت کے بعد اللہ تعالیٰ کسی اور نسل کو آزمانے کے لیے وہی خصوصیات ان سے چھین کر دوسروں میں منتقل کر دیتے ہیں۔ عام طور پر ایک عرصہ تک ایسا ہی سلسلہ چلتا ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو پہلی پود ہی پر اس سلسلے کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ کسی ذہین و فطین جوڑے کے ہاں کند ذہن کا پیدا ہونا یا اس کے برعکس بے وقوفوں اور احمقوں کے گھر میں ذہین و فطین اور عظیم شخص کا پیدا ہونا اسی کی مثالیں ہیں۔

کیا سائنس انسانی کلوننگ میں کامیاب ہو گئی ہے یا نہیں؟

جانوروں کی کامیاب کلوننگ کے بعد کچھ سائنس دانوں کو انسان کی کلوننگ کرنے کا بھی خیال آگیا۔ لیکن سائنس دانوں کی امیدوں کے برعکس انسان کی کلوننگ کرنا اتنا آسان نہیں۔ کیوں کہ انسان تمام جانداروں میں سب سے زیادہ پیچیدہ جاندار ہے۔ بہر حال کچھ عرصہ پہلے چینی سائنس دانوں کے مطابق بندروں کی کامیاب کلوننگ کے بعد اب انسانوں کی کلوننگ کی راہ میں حائل رکاوٹ دور ہو گئی ہے۔[9]

انسانی کلوننگ کی اقسام:

سائنس دانوں کے مطابق انسانی کلوننگ کی درج ذیل دو اقسام ہیں:

1. تھیراپیوٹک کلوننگ THERAPUTIC CLONING
2. ریپروڈکیٹو کلوننگ REPRODUCTIVE CLONING

تھیراپیوٹک کلوننگ:

کلوننگ کی اس قسم میں لیبارٹری میں کسی انسان کا کوئی Organ (آرگن) تیار کیا جاتا ہے۔ جیسے اگر کسی شخص کو جگر کا ٹرانسپلانٹ چاہیے تو اس کے اپنے ہی خلیوں سے جگر بنا کر اس شخص کو لگایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سے مستقبل قریب میں مزید پیچیدہ اعضاء جیسا کہ دل، گردے، اور آنکھ وغیرہ کی کلوننگ کے بارے میں سوچا جا رہا ہے۔

ریپروڈکیٹو کلوننگ:

کلوننگ کی اس قسم میں ایک مکمل جیتا جاگتا انسان کلون کرنے کے حوالے سے تجربات کیے جاتے ہیں اس طریقے سے ہونے والے تجربات میں جنوری 2008ء میں "سٹیما جن بائیوٹیکنالوجی کمپنی" کے دو سائنس دانوں نے پانچ انسانی ایمبریو کلون کرنے کا دعویٰ کیا لیکن اس وقت یہ تمام ایمبریو ایک مکمل انسان بنانے کی بجائے صرف چند ایک خلیے ہی بنا سکے۔ کئی ایسے کیسز بھی سامنے آئے کہ جہاں انسانی کلوننگ کروانے کے لیے سائنس دانوں کو ان لوگوں کی طرف سے لاکھوں ڈالرز فنڈز ملے جو اپنے کسی پیارے عزیز کی کلوننگ کروانا چاہتے تھے۔ ایسے ہی ایک ارب پتی باپ نے اپنی مرحومہ بیٹی کا کلون تیار کروانے کے لیے پانی کی طرح پیسہ بہایا لیکن انسان کی کلوننگ کامیاب نہ ہو سکی۔ انسانی کلوننگ کے حوالے سے ہونے والے اکثر تجربات خفیہ طور پر کیے گئے کیوں کہ دنیا کے بہت سے ممالک میں انسانی کلوننگ پر پابندی ہے۔

کیا انسانی کلوننگ خدائی کاموں میں چھیڑ چھاڑ کے مترادف ہے؟:

انسانی کلوننگ کے حوالے سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ عمل خدائی کاموں میں چھیڑ چھاڑ کے مترادف ہے۔ بہر حال اس بارے میں صحیح راہنمائی حاصل کرنے کے لیے ہمیں قرآن وسنت کی روشنی میں فقہاء کرام کی راہنمائی حاصل کرنا پڑے گی۔ لیکن ایک بات تو طے ہے کہ انسان سائنس کی مدد سے کبھی بھی خدا تعالیٰ کے کاموں میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتے ہیں:

"وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ"[10]

"اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے"

بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر دنیا میں ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ لہٰذا اب سائنس کبھی بھی اس قابل نہیں ہو سکتی کہ وہ لیبارٹری کے اندر خام مادوں سے کوئی زندہ سلامت یک خلوی جاندار کی تخلیق کر سکے۔ اگر غور کیا جائے تو مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کلوننگ کے تجربات میں بھی حیاتیاتی مشینری کا استعمال ہوتا ہے جس کا خالق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے باوجود کلوننگ سے حاصل ہونے والے جاندار قدرتی طور پر پیدا ہونے والے جانداروں کی نسبت انتہائی ناقص ہوتے ہیں۔ اسی لیے جانوروں کی کلوننگ کے سینکڑوں تجربات میں سے صرف ایک تجربہ ہی بمشکل کامیاب ہوتا ہے اور ان پیدا ہونے والے جانداروں میں بھی بہت سی پیچیدگیاں ہوتی ہیں۔ جیسے سب سے پہلی کلون شدہ بھیڑ بہت جلد ہی جوڑوں کے درد کا شکار ہو گئی۔ اور صرف 8 سال کی عمر میں مر گئی۔ گویا کہ کلوننگ سے حاصل شدہ جانوروں کی طبعی عمر کم ہوتی ہے۔

دنیا میں پہلی بار انسانی کلوننگ کب اور کیسے کی گئی؟[11]

24 جنوری 1998ء میں پہلی بار رچرڈ سیڈ (Richerd Seed) انسان کو بذریعہ کلون بنانے کا اعلان کیا۔ اور اس بات کا دعویٰ بھی کیا کہ وہ ہر سال 500 انسان بنا سکتا ہے۔ نومبر 1998ء میں نیشنل AdvisoryBioethics کمیٹی کے صدر (Shapira) نے اعلان کیا کہ انسانی کلون بنانے کا کام انتہائی تیزی سے چل رہا ہے اور اس کام کو روکنا انتہائی مشکل ہے۔ 14 دسمبر 1998ء کو کوریا میں Kim Seung bo اور Lee.Bo.yeon نے ایک عورت کے بیضہ سے مرکزہ کو نکال کر دوسری 30 سالہ خاتون کے جسم کے خلیے میں اس بیضے کو کامیابی سے منتقل کیا یہ انسانی کلون کی تاریخ کا پہلا تجربہ تھا۔

26 دسمبر 2002ء بروز جمعرات 11:55pm پر بذریعہ آپریشن انسانی کلون لڑکی پیدا ہوئی۔ لڑکی کا نام "Eve" ہے اور اس لڑکی کا وزن 7 پاؤنڈ ہے۔ یہ لڑکی ایک 31 سالہ بے اولاد امریکی عورت کا کلون ہے۔ اس حیرت انگیز خبر کو میڈیا تک Clonaid کی ڈائریکٹر "Birigitte Basselier" نے پہنچایا تھا۔ اس سے پہلے 1978ء میں بھی "STEPTO" اور "EDWARD" نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی "Louise Brown" کو پیدا کیا۔ حمل کاری کے اس مصنوعی طریقے In Vitro (IVF) Fertilization کو عوام نے قبول کیا۔ اس طریقہ تولید کو سماج کے تمام طبقات اور مذاہب نے قبول کیا۔ اور کچھ فقہائے کرام نے کچھ شرائط کے ساتھ (IVF) کی اجازت دی ہے۔

موجودہ دور میں جانداروں میں کلوننگ کے چند اہم اور مشہور طریقے:

موجودہ دور میں ویسے تو جانداروں میں کلوننگ کے بہت سے طریقے رائج ہیں لیکن ان میں سے چند اہم اور مشہور طریقے درج ذیل ہیں:

1. سومٹک سیل جوہری منتقلی (SCNT)
2. اسٹیم سیل (Pluripotent)

اسٹیم سیل Pluripotent:

یہ طریقہ ہماری مخصوص بیماریوں کے علاج معالجے کے طریقوں میں انقلاب برپا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیم سیل پودوں اور جانوروں کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اسٹیم سیل کی تکنیک دلچسپی رکھنے والے فرد کی ایک جیسی نقل تیار کرنے کے لیے بروئے کار لائی جارہی ہے۔ اسٹیم سیل بانجھ پن کا بھی متبادل ہے اور ناپید جانوروں کو دوبارہ بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔[12]

بقول ڈاکٹر عزیز احمد عرسی اسٹیم سیل کی تعریف:

> اسٹیم سیل کسی بھی جسم کے ابتدائی خلیے ہیں جو کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ خلیے اپنے اندر مختلف قسم کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنی ھئیت (شکل) بدل دینے میں یہ سیل اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ایک اندازے کے مطابق یہ خلیے انسانی جسم کے تقریباً 200 مختلف خلیوں میں سے کسی بھی قسم کے خلیے میں تبدیل ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور یہ خلیے خود بخود اپنی نقل تیار کر سکتے ہیں یعنی Self. Replicating ہوتے ہیں اور یہ خلیے کسی بھی جاندار کے جسم میں مسلسل تقسیم ہو کر نئے خلیے بناتے رہتے ہیں۔ جیسے بلاسٹوسسٹ (Blastocyst) کی اندرونی تہوں سے حاصل ہونے والے خلیے "اسٹیم خلیے" کہلاتے ہیں۔[13]

اسٹیم سیل کام کیسے کرتا ہے؟

خدانخواستہ اگر جگر میں دشواریوں والا کوئی مریض ہے تو مذکورہ ٹیکنالوجیز کے استعمال سے ہم مریض کے جینیاتی مواد کا استعمال اور اس کی پیوندکاری کرتے ہوئے ایک نیا جگر اگا سکتے ہیں۔ اور یوں جگر کے نقصان کے خطروں کو کم کیا جاسکتا ہے۔

تولیدی کلوننگ اور اسٹیم سیل میں فرق:

تولیدی کلوننگ میں مکمل بلاسٹوسسٹ کو متبادل ماں Surrogate Mother کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور

بلاسٹوسسٹ (Blastocyst) فرٹیلائزیشن کے تقریباً 5 دن بعد بننے والا جنین ہی اصل بلاسٹوسسٹ کہلاتا ہے۔ اسی طریقہ سے ڈولی کی پیدائش عمل میں آئی تھی جب کہ Bone Marrow (ہڈی کے گودے) اور Gastrointestinal میں مسلسل نئے خلیے بنانے کا عمل چلتا رہتا ہے۔ یہ خلیے دل کے امراض اور شوگر (ذیابیطس) کے علاج میں بہت اہمیت رکھتے ہیں اور اپنے اندر وسیع طریقہ علاج سموئے رکھتے ہیں۔ اس طریقہ علاج میں خراب یا تباہ خلیوں کو نئے صحت مند خلیوں سے بدل دیا جاتا ہے۔ عام الفاظ میں اس طریقہ کار کو "معالجاتی کلوننگ" کہا جاتا ہے۔[14]

اسٹیم تھراپی کی مثال:

سب سے پہلے اسٹیم تھراپی کا لفظ روسی سائنس دان ALEXANDER MAKSIMOV نے 1908ء میں استعمال کیا تھا۔ پھر 1956ء میں Edward Donnall Thomas نے نئی تاریخ رقم کی اس نے ایک مریض کو Bone Marrow کا اسٹیم سیل (Stem cell) انجکشن کے ذریعے جسم میں پہنچایا تو اس کا بہت اچھا نتیجہ نکلا۔ اور مریض کچھ مہینوں تک زندہ رہا۔ پھر اسی سائنس دان نے کینسر کے علاج میں Bone Marrow کی اہمیت واضح کی جس پر اس کو 1990ء میں نوبل انعام دیا گیا۔ کچھ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ اسی دوا کا علاج آج بھی جاری ہے۔ اسٹیم سیل تھراپی کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے امریکہ، جاپان، لندن، آسٹریلیا، کینیڈا، جرمنی اور یو ایس میں کئی سیمینارز منعقد کیے جا رہے ہیں۔[15]

انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت:

بلا شبہ کلوننگ ایک سائنسی تحقیق ہے جسے کلی طور پر حرام کہا جا سکتا ہے نہ حلال اور جائز۔ اگر اسے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے شرعی مقاصد کے تحت استعمال کیا جائے تو پھر اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن اگر اسے شرعی حدود و قیود سے تجاوز کر کے بروئے کار لایا جائے تو پھر اس کے ناجائز ہونے پر دو رائے نہیں ہو سکتیں۔ انسانی کلوننگ کی جائز اور ناجائز صورتوں کی وضاحت درج ذیل ہے:

انسانی کلوننگ کی جائز صورت:

جس طرح سرعت انزال یا مادہ تولید کی کمی و کمزوری کے شکار مرد کے مادہ کو از راہ علاج مصنوعی طریقہ سے اس کی بیوی کے رحم میں داخل کرنا یا پھر عورت میں کسی مرض اور نقص کی وجہ سے اس کا بیضہ اور مرد کا نطفہ ٹیوب میں بارآوری کے بعد دوبارہ اس عورت کے رحم میں منتقل کرنا بانجھ پن کا علاج ہونے کے ناطے شرعی اعتبار سے جائز ہے۔ بشرطیکہ مذکورہ مصنوعی طریقے میاں بیوی ے مابین اپنائے جائیں اور وہ بھی اس وقت جب فطری طریقے میں انہیں ناکامی کا سامنا ہو۔ اس طرح اگر کسی عورت کے خاوند کا مادہ تولید پیدائشی یا حادثاتی طور پر پیدا ہی نہ ہوتا ہو تو اس کے مادہ تولید (جنسی خلیے) کی جگہ جسم کے کسی بھی مناسب حصے سے غیر جنسی خلیہ حاصل کر کے اس کی بیوی کے حاصل کردہ بیضہ سے بارآور کر کے اسی بیوی کے رحم میں منتقل کر کے بچے کی پیدائش کو یقینی بنانے میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ کیوں کہ میاں بیوی کے خلیوں کے ساتھ بارآوری کرانے میں نہ زنا کا کوئی شائبہ ہے اور نہ ہی نسب کے اختلاط کا مسئلہ۔ بلکہ یہ ایک بانجھ شخص کے لیے کامیاب طریقہ تولید ثابت ہو جانے کی وجہ سے نعمت خداوندی ہے کہ اس طریقہ علاج سے اسے اولاد حاصل ہو جائے۔ لیکن یاد رہے کہ ایسا انتہائی مجبوری اور بیماری کی صورت میں کیا جائے اور اگر کوئی شادہ شدہ جوڑا اپنی مجبوری کے باوجود بانجھ رہنے پر راضی ہوں تو بہر حال یہ ان کی صوابدید پر

موقوف ہے۔[16]

مذکورہ بالا جائز صورت میں درج ذیل شرعی احکام مرتب ہوں گے:

1. ایسا بچہ جائز اور ثابت النسل ہوگا۔
2. رضاعت و حضانت اور وراثت وغیرہ کے حوالہ سے دوسرے بچوں کی طرح یہ بھی پورا حق دار ہوگا۔
3. اگر اس مرد نے ایسی حالت میں بیوی کو طلاق دی کہ ان کے خلیوں کا مصنوعی ملاپ نہیں کرایا گیا تھا تو دوران عدت یا بعد از عدت رجوع کے بغیر ان کا اختلاط جائز نہیں۔
4. اگر طلاق سے پہلے ان خلیوں کا مصنوعی اختلاط ہو چکا ہو تو بعد از طلاق عدت ختم ہونے سے پہلے وہ عورت اس بار آور بیضہ کو اپنے رحم میں رکھوا سکتی ہے۔
5. اگر خاوند خلیہ دینے کے بعد فوت ہو جائے تو اس کی بیوی اس خلیہ کو بار آور کروانے اور اپنے رحم میں رکھنے کی مجاز ہر گز نہیں۔ ماسوا اس صورت کے خاوند کی زندگی ہی میں اس کے نطفہ سے عورت کے بیضہ کو بار آور کر لیا گیا ہو تو پھر اس کی حیثیت پہلے سے مختلف (یعنی بر جواز) ہوگی۔
6. فوت شدہ خاوند کے مردہ جسم سے اس نیت کے ساتھ خلیہ حاصل کرنا درست نہیں کہ اسے مرد کی موت کے بعد کسی وقت اس کی بیوی کے لیے قابل استعمال بنایا جاسکے۔ کیوں کہ موت کے بعد ازدواجی تعلق ختم ہو جاتا ہے۔[17]
7. اگر ایسے بانجھ مرد کی زیادہ بیویاں ہوں تو اس کے جسمانی خلیے بیک وقت دیگر بیویوں کے لیے بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔
8. کلوننگ میں چونکہ تذکیر و تانیث کا انتخاب ممکن ہے اس لیے حسب ضرورت اس انتخاب سے مستفید ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر محض اس مقصد کے لیے تندرست جوڑے کا کلوننگ کروانا محل نظر ہوگا۔

انسانی کلوننگ کی ناجائز صورتیں:

گزشتہ جائز صورت کے علاوہ انسانی کلوننگ کی باقی ہر صورت ناجائز ہے۔ مثلاً

1. ایک ہی عورت کے دو طرح کے خلیے لے کر ان کا اختلاط کرانا اور پھر اس عورت کے رحم میں بار آور بیضہ منتقل کر کے بچہ پیدا کروانا۔ یہ اس لیے ناجائز ہے کہ اس میں عورت کے خاوند کا خلیہ شامل نہیں جب کہ شریعت نے اولاد کے حصول کے لیے شادی (قانونی خاوند) کی شرط عائد کی ہے جو مذکورہ صورت میں مفقود ہے۔ اور ویسے بھی اس میں کئی ایک اخلاقی قباحتیں موجود ہیں۔
2. دو عورتوں کے الگ الگ خلیوں کو بار آور کر کے ان میں سے کسی ایک عورت کے رحم میں رکھ کر پیدائش کرانا۔ یہ اس لیے ناجائز ہے کہ اس میں "ماں باپ" کی بجائے "ماں ماں" شامل ہیں۔ حالانکہ شریعت صرف اس بچے کو حلال اور ثابت النسل تسلیم کرتی ہے جو میاں بیوی دونوں کے خلیوں سے حاصل ہو۔
3. ایسے مرد و زن کے خلیوں کا اختلاط کرانا جو آپس میں شادی شدہ نہیں۔ یہ اس لیے ناجائز ہے کہ اس میں شبہ زنا، اختلاط نسب اور وراثت وغیرہ کے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور معاشرتی نظام کے درہم برہم ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

اگر بالفرض کوئی مرد یا عورت ایسا کر بیٹھے تو ان پر حد زنا تو نافذ نہیں ہو سکتی (کیوں کہ حد زنا کے لی جسمانی تلذذ بھی ضروری ہے جو یہاں موجود نہیں) البتہ شبہ زنا کی وجہ سے وہ تعزیری سزا کے ضرور مستحق ہیں۔

حضرت حواؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے غلط استدلال: [18]

بعض حضرات انسانی کلوننگ کی ہر صورت مطلق طور پر حلال قرار دیتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں تخلیق حضرت حواؑ اور تخلیق حضرت عیسیٰؑ سے غلط استدلال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حواؑ کو حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا کیا لہٰذا ان کی پیدائش میں بھی کوئی جنسی خلیہ شامل نہیں ہوا ہوگا اور کلوننگ میں بھی جنسی خلیوں کو بروئے کار لائے بغیر انسانی تخلیق ممکن ہے۔ لہٰذا حضرت حواؑ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے اور انسانی کلوننگ سائنسی تحقیقات کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ اس لیے اس کی ہر صورت جائز ہے! اس طرح حضرت مریمؑ کے حوالہ سے یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اکیلی مادہ (یعنی کنواری حضرت مریمؑ) سے حضرت عیسیٰ کو پیدا کر دکھایا جب کہ ان کی پیدائش میں جنسی اختلاط ہرگز نہیں ہوا۔ لہٰذا اول تو کلوننگ کی ہر صورت جائز ہونی چاہیے کیوں کہ ان میں بھی جنسی اختلاط نہیں ہوتا اور دوسرا یہ کہ بغیر نر کے صرف ایک ہی مادہ کے دو خلیوں کے اختلاط سے کلوننگ خصوصی طور پر جائز ہونی چاہیے کیوں کہ حضرت عیسیٰؑ بھی بغیر باپ کے صرف حضرت مریمؑ ہی سے پیدا ہوئے تھے۔

مذکورہ بالا دونوں واقعات میں دور حاضر کی کلوننگ کی روشنی میں بہت سے پہلو اجاگر ہوتے ہیں جن پر بحث سے پہلے ہم انسانی کلوننگ کے حوالہ سے اپنے موقف کا اعادہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو یہ ہے کہ انسانی کلوننگ کی تمام صورتیں کلی طور پر نہ حرام ہیں نہ ہی کلی طور پر حلال۔ البتہ اب تک کی تحقیقات کی روشنی میں انسانی کلوننگ کی صرف وہ صورت حلال اور مباح ہے جس میں ازراہ جبوری میاں بیوی دونوں کے خلیوں کا اختلاط کر کے کلون (نومولود) حاصل کیا جائے جب کہ اس کے علاوہ انسانی کلوننگ کی باقی صورتیں سراسر ناجائز اور حرام ہیں۔ مذکورہ واقعات کے چند نمایاں پہلو درج ذیل ہیں:

1. حضرت حواؑ کی آدمؑ کی پسلی سے اور حضرت عیسیٰؑ کی بغیر باپ سے تخلیق (اور اس طرح حضرت آدمؑ کی بغیر باپ و ماں کے تخلیق) کا قرآنی نظریہ جو ایک عرصہ سے معتزلی افکار کے حامل حضرات کی موشگافیوں اور تاویلوں کا تختہ مشق بنا ہوا تھا، چلیئے کلوننگ کی ایجاد کے بعد اپنی ظاہری صورت ہی پر ثابت ہو گیا۔ لہٰذا فضول تاویلات کا دروازہ کھولنے والوں کو اپنے اپنے موقف سے رجوع کر لینا چاہیے۔
2. مذکورہ واقعات کو کلوننگ کی شکل قرار دینا کلوننگ کے پس منظر سے بالکلیہ ناواقفیت پر مبنی ہے۔ کیوں کہ حضرت آدمؑ کے خلیے سے اگر حوا کا کلون بنایا جاتا تو کلون مذکر ہونا چاہیے تھا جب کہ حضرت حوا مؤنث تھیں۔ اسی طرح حضرت مریمؑ کے خلیہ سے اگر کلون بنایا جاتا تو وہ مونث ہونا چاہیے تھا جب کہ حضرت عیسیٰؑ مذکر تھے! اس لیے مذکورہ بالا واقعات کو کلوننگ قرار دینا محل نظر ہے۔ [19]
3. مذکورہ بالا واقعات معجزاتی قبیل سے ہیں اور معجزہ پر عام مسائل کو قیاس کرنا درست نہیں۔ کیوں کہ قیاس کی صورت میں یا تو قیاس فاسد ہو گا یا پھر معجزہ کے معجزہ ہونے میں شک پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے حضرت مریمؑ کے واقعہ سے یہ جواز نکالنا کہ بغیر شوہر کے اکیلی عورت کے خلیوں کے اختلاط سے کلون بنانا درست ہے، صحیح نہیں۔ کیونکہ از روئے شریعت وہی بچہ ثابت النسل ہو گا جس کی پیدائش میں میاں بیوی کے جنسی خلیے استعمال ہوئے ہوں یا پھر از راہ مجبوری

غیر جنسی خلیے استعمال کیے گئے ہوں۔ بشرط یہ کہ وہ خلیے میاں بیوی کے ہوں کسی "غیر" کے خلیے کا استعمال نہ کیا گیا ہو اور سرف ایک عورت یا دو عورتوں کے خلیوں ہی سے کلون بھی نہ کیا گیا ہو۔

4. بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک ہی عورت سے بغیر مرد کے کلون ممکن نہیں کیوں کہ یہ پیدائش مسیح کے معجزہ کو چیلنج کرنے والی بات ہے۔ حالانکہ معجزہ کو چیلنج کرنے والی بات تو تب تھی کہ جب "کن" کہہ کر بچہ پیدا کرایا جاتا۔ جب کہ سائنس دان خلیے حاصل کرنے پھر انہیں بارآور کرانے کے بعد دوبارہ رحم میں منتقل کرنے کے لیے لمبے چوڑے مصنوعی مراحل سے گزرنے کے محتاج ہیں۔

اسٹیم سیل تھراپی اور اسلامی تناظر میں انسانی کلوننگ کیسے کی جاتی ہے؟

انسانی کلوننگ ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے ذریعے مردانہ سپرم اور نسوانی بیضہ کے فطری ملاپ کے بغیر (جماع کے بغیر) خلیاتی سطح پر باقاعدہ سائنسی عمل کے ذریعے سلسلہ تناسل (Reproduction) جاری رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طریقہ کار میں نسوانی بیضہ کے خلیہ کا کسی بھی دوسرے جنسی یا غیر جنسی خلیہ سے اس طرح ملاپ کروایا جاتا ہے کہ نسوانی بیضہ کے خلیے الف کا مرکزہ (نیوکلیئس) نکال کر اس کو ضائع کر دیا جاتا ہے اور پھر کسی دوسرے غیر جنسی، مردانہ یا زنانہ خلیے ب (جو مریض کے جسم کے کسی بھی حصہ سے لیا جاسکتا ہے) کا مرکزہ (نیوکلیئس) نکال کر اس نسوانی بیضہ میں فٹ (Fit) کر دیا جاتا ہے۔ ب خلیہ چونکہ جسم کے کسی بھی حصہ کا ہو سکتا ہے اس لیے اس میں پورا انسان بنانے کی صلاحیت دب جاتی ہے اور صرف اس مخصوص حصہ کی صلاحیتیں غالب رہتی ہیں۔ چنانچہ کرنٹ کے ذریعے اس کی کامل صلاحیتوں کو دوبارہ سے متحرک کر دیا جاتا ہے۔ اور اس مصنوعی طریقہ سے تیار ہونے والے خلیہ کو اسی کرنٹ کے ذریعے نمو اور تقسیم در تقسیم کے مراحل کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ گویا کہ اب یہ خلیہ اس "نطفہ امشاج" یا "زائیگوٹ" کے مرحلہ تک پہنچ جاتا ہے۔ جو روایتی طریقہ تولید (جماع) کے بعد وجود میں آتا تھا۔ بعد میں اس زائیگوٹ کو مطلوبہ رحم مادر میں منتقل کر دیا جاتا ہے اور باقی تمام مراحل جو زائیگوٹ سے جنین بننے تک کے ہیں وہ روایتی طریقے سے ہی انجام پاتے ہیں۔[20]

کرم منی (سپرم) اور نسوانی بیضہ کے فطری ملاپ سے بننے والا خلیہ کیسے وجود میں آتا ہے؟

(سپرم) کرم منی اور نسوانی بیضے کے فطری ملاپ کی صورت میں بھی اصل میں ایک نیا خلیہ ہی وجود میں آتا ہے۔ جو نشو نمائی فطری صلاحیت کی بناء پر تقسیم در تقسیم کا عمل شروع کرتا ہے۔ اور ایک مخصوص ماحول مل کر آخر کار ایک بچے کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ نیا خلیہ مرد اور عورت کے دو جنسی خلیوں کے ملاپ سے بنتا ہے۔ کیوں کہ انسانی جنسی خلیات کے مرکزوں میں 23،23 اکیلے کروموسومز ہوتے ہیں۔ جب کہ اس کے بر عکس غیر جنسی خلیہ کے مرکزہ میں 23 جوڑے کروموسومز کے ہوتے ہیں۔ ان کروموسومز میں ہی تمام موروثی جین اور ڈی این اے (DNA) وغیرہ ہوتے ہیں جن کی بناء پر انسان میں وراثت آگے منتقل ہوتی ہے۔ جیسے رنگت،(Colours)، بال(Hairs)، ذہانت(Inteligence)، اور قد (Hight) وغیرہ۔ جنسی خلیات میں 23،23 کروموسومز ہونے کا مطلب یہ ہے جنسی خلیوں کے 23 اکیلے اکیلے کروموسومز ملاپ کے بعد جب 23 جوڑے یعنی 48 کرموسومز بن جاتے ہیں تو ان 23 جوڑوں والے خلیہ سے ہی انسان کی تخلیق کا عمل شروع ہوتا ہے۔[21]

ڈی این اے DNA کی تعریف:

انسانی جسم کی طرح کلیے میں بھی ایک دماغ ہوتا ہے۔ جس کو نیوکلیئس اور مرکزہ کہتے ہیں۔ اس مرکزے میں کروموسومز جس کو مادہ حیات کہا جاتا ہے وہ پایا جاتا ہے اس مادہ حیات کے اندر ایک دھاگہ نما مادہ ہوتا ہے جو بہت ہی عمدگی سے تہہ کی ہوئی کسی شے کی شکل میں ہوتا ہے۔ اسی دھاگہ نما مادہ کو سائنسی اصطلاح میں ڈی این اے DNA کہتے ہیں۔ ڈی این اے DNA کے اندر خلیے کے متعلق ایسی تمام معلومات اور تفصیلات ہوتی ہیں جو اس کے افعال کو کنٹرول میں رکھنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔[22]

انسانی جسم میں خلیوں کی اہمیت اور اس کی مثال:[23]

جس طرح سمندر قطروں کا پہاڑ ذروں کا مجموعہ ہے بالکل اسی طرح انسانی جسم بہت سے خلیات کا مجموعہ ہے۔ کیوں کہ یہ سب مل کر جسم کو ترتیب دیتے ہیں۔ انسانی جسم کی حیثیت کل کی ہے اور خلیے کی حیثیت جزء کی ہے۔ اسی لیے جب سے انسان کا جسم اور پودے کا وجود ہے اس دن سے خلیہ بھی موجود ہے۔ لیکن اس بات کا انسان کو پہلے علم نہیں تھا۔ اس لیے انسان پر خلیے کا باقاعدہ انکشاف 17 ویں صدی کے نصف اول کے اواخر میں اس تصور کو "خلیاتی نظام" کا نام دے دیا گیا۔

انسانی جسم میں جنسی خلیات کی تعداد:

انسان کے تمام اعضاء جیسے بل، ناخن اور ہڈی وغیرہ میں خلیے ہوتے ہیں۔ اسی طرح مرد کے مادہ منویہ (Sperm) میں بھی خلیے ہوتے ہیں ان میں سے جو تولیدی خلیے ہوتے ہیں ان کی تعداد "نصف ارب" تک بتائی جاتی ہے مگر اللہ کی شان دیکھیں کہ اتنے ساروں میں سے صرف ایک جرثومہ ہی انسانی تخلیق کا باعث بنتا ہے۔ جب کہ عورت کے رحم میں 4 لاکھ غیر پختہ انڈے ہوتے ہیں مگر ان میں سے صرف ایک انڈہ وقت پر پختہ ہو کر نمودار ہوتا ہے۔ اگر مرد کا وہ خاص جرثومہ عورت کے اس مخصوص بیضہ میں آکر داخل ہو جائے تو انسانی تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

انسان کا ذہن انسانی کلوننگ کی طرف کیسے مائل ہوا؟

چونکہ انسانی ذہن قدرتی طور پر کچھ سے بہت کچھ کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے اس لیے ماہرین حیاتیات نے جب دیکھا کہ ریڑھ کی ہڈی نہ رکھنے کے والے بعض جانور جنسی اختلاط کے بغیر بچے پیدا کرتے ہیں تو انہوں نے سوچا کہ کوئی ایسا طریقہ ایجاد کرنا چاہیے کہ ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے جانور بھی بغیر جنسی اختلاط کے بچوں کو جنم دے سکیں؟ چنانچہ پہلے مینڈک سے مینڈک اور پھر ڈولی (Dolly) نام کی بھیڑ کلون کی گئی۔ اس کے بعد ماہرین حیاتیات سوچنے لگے کہ غیر جنسی خلیوں سے کلوننگ کے ذریعے انسان کا بنانا بھی ممکن ہے۔ اور جب ایسا ہو جائے گا تو مرد اور عورت کے جنسی تعلقات کی ضرورت بھی نہ رہے گی۔[24]

مسلمانوں کے لیے کلوننگ کی حیثیت:

مسلمانوں کے لیے کلوننگ کوئی زیادہ تعجب کی بات نہیں کیوں کہ ابوالبشر حضرت آدمؑ کی پیدائش کسی بھی جنسی اختلاط اور کسی بھی مرد و عورت کے بغیر ہوئی ہے۔ ایسے ہی اماں حوا بھی جنسی اختلاط کے بغیر پیدا ہوئی۔ اور حضرت عیسیٰؑ بھی مرد و عورت کے اختلاط کے بغیر پیدا ہوئے۔ اس لیے ہمیں کلوننگ سے مرعوب یا خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی انسانی کلوننگ ابھی تک تصور اور خیال کے درجے میں ہی ہے کیوں کہ امریکی سائنس دانوں کو اعتراف ہے کہ انسانی کلوننگ ممکن

نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے کلوننگ کے دعوی کو ایک دھوکہ قرار دیا ہے۔ کیوں کہ عورت کے رحم سے اتنے زیادہ بیضے حاصل کرنا ممکن ہی نہیں ہے جس سے انسان کلون ہو سکے۔[25]

اسٹیم سیل تھراپی (Stem cell therapy) اسلامی تناظر میں:[26]

دین اسلام نے بعض حدود و قیود میں رہتے ہوئے (Stem cell therapy) یعنی معالجاتی کلوننگ کی ممانعت نہیں کی ہے۔ اس کے بر عکس اسلام نے کلون کے اعضاء نکال کر مریض انسانوں کو لگانے کی ممانعت کی ہے۔ کیوں کہ انسانی مخلوق "باقیات" ہے چاہے وہ کلوننگ کے ذریعے بنی ہو یا ان کی فطری طریقے سے پیدائش ہوئی ہو اسی لیے علماء اسلام نے اسٹیم سیل کے ذریعے صرف اعضاء پیدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ اعضاء پیدا کرنے کی اجازت کا مطلب یہ ہے کہ انسانی جسم میں مختلف بیماریوں کے نتیجے میں ناکارہ ہو جانے والے اعضاء کی (PESC) یعنی pluripotent embryonic stem cell سے تبدیلی ہے یعنی ان اسٹیم خلیوں کو مریض کے جسم میں پہنچا کر پیوند کاری کے ذریعے سے جسم کے غیر فعال (In. Active) ناکارہ یا خراب خلیوں سے تبدیل کر دیا جاتا ہے اسی عمل کو "اسٹیم تھراپی" یا اعضاء کی کلوننگ کہا جاتا ہے۔ بقول ڈاکٹر عزیز احمد عرسی: اسلامی عقیدے کے مطابق ہر جینز کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اس دنیا میں اسباب اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اثرات کے نظام کو جاری فرمایا:

"اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ۫ وَّ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ"[27]

"اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے اندر یہ صفت نہیں رکھی کہ وہ درجہ خلاقیت کو پہنچ جائے اسی لیے دنیا میں کوئی بھی تجربہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔

مثال:

جس طرح کوئی انسان بیج بونے سے اس درخت کا خالق نہیں ہو جاتا بالکل اسی طرح کلون کے لیے خلیوں کو جنین کے قابل بنانے والا اور قائم مقام ماں کے رحم میں داخل کرنے والا خالق نہیں ہو جاتا۔ کیوں کہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ بیج کو پودے میں تبدیل کرنے اور رحم مادر میں داخل شدہ کلون کو بچہ بنانے میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی اثر کرتی ہے جو دونوں جگہ کارفرما ہے۔ یعنی کوئی بھی بیج خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر پودا نہیں بنتا اسی طرح کلون بھی خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر وجود میں نہیں آسکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"نَحۡنُ خَلَقۡنٰکُمۡ فَلَوۡ لَا تُصَدِّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تُمۡنُوۡنَ ﴿ؕ۵۸﴾ ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَہٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۵۹﴾"[28]

"ہم نے ہی تمھیں پیدا کیا تو تم (دوبارہ اٹھنے کو) کیوں سچ نہیں مانتے؟، تو کیا تم نے دیکھا وہ (نطفہ) جو تم ٹپکاتے ہو؟، کیا تم اسے پیدا کرتے ہو، یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں؟"

اسی طرح سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّ ہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ ﴿ؕ۲۰﴾"[29]

"اور وہ لوگ جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔"

اسی لیے ان آیات کی روشنی میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کلوننگ کا عمل غیر فطری نہیں ہے لیکن یہ بات ہر انسان کو ذہن میں رکھنی چاہیے کہ شریعت نے زندگی گزارنے کے کچھ طریقے بھی بتادیے ہیں اور دنیا میں کھوج لگانے کی حد بھی مقرر کر دی ہے لہٰذا ہم کلوننگ کو غیر فطری نہیں کہہ سکتے ہاں البتہ غیر اسلامی ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ دین اسلام ہر معاملے میں ایک حد قائم کرتا ہے جب کہ کلوننگ حد سے نکل جانے والی کھوج ہے۔ 1997ء میں منعقدہ اسلامی فقہ کونسل میں کلوننگ کے مسئلہ کو زیر بحث لایا گیا تھا۔ جس میں پودوں اور جانوروں کی کلوننگ کی اجازت دی گئ تھی جب کہ انسانوں میں اس طریقہ کو رائج کرنے پر پابندی لگائی گئی۔ کیوں کہ انسانوں کی کلوننگ سے پیچیدہ سماجی اور اخلاقی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور یہ تمام مسائل ممکن ہے کہ نہ صرف غیر انسانی ہوں گے بلکہ غیر اسلامی بھی ہوں گے۔

انسانی کلون بنانے کے بارے میں علماء کرام کی مختلف آراء دلائل کی روشنی میں:

بہت سے علماء کرام کا خیال ہے جیسے علامہ طاہر القادری کا قرآن مجید میں کلوننگ کے عمل کو ناممکن قرار نہیں دیا گیا۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تحقیق کرنے سے روکا ہے۔ ویسے بھی اگر کوئی انسان کلوننگ کے ذریعے کسی جاندار کو پیدا کرے تو وہ مرتبہ خلاقیت پر فائز نہیں نہیں ہو سکتا، کیوں کہ دنیا میں اسباب اور اس کے نتائج کے وقوع پذیر ہونے کا عمل موجود ہے۔ سائنس دان In vitro Fertilization یعنی IVF کے ذریعے ٹیسٹ ٹیوب بے بی پیدا کر رہے ہیں۔ اس کا تصور بھی کچھ عرصہ پہلے موجود نہیں تھا۔ اور اس عمل میں کچھ حد تک انسانی کوشش کا بھی دخل ہے۔ لیکن بارآوری کا یہ عمل بھی منجانب اللہ ہی انجام پاتا ہے اسی لیے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش قدرت کا ایک انوکھا کارنامہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح کلوننگ کے ذریعے انسانی تخلیق بھی قدرت الٰہی کا ہی بڑا مظہر ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ سورہ نحل میں ارشاد فرماتے ہیں:

”وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؁“[30]

”اور وہ لوگ جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔“

کلوننگ کے بارے میں اہل تشیع کا نظریہ:

انسانی کلوننگ کے مجوزین میں زیادہ تر اہل تشیع حضرات ہیں۔ جن میں آیت اللہ سیتانی، آیت اللہ موسوی اردبیلی، آیت اللہ فاضل لنکرانی، علامہ فضل اللہ، آیت اللہ مومن، شیخ محمد سعید حکیم، آیت اللہ سید کاظم، آیت اللہ مکارم شیرازی۔[31]

انسانی کلوننگ کے فوائد اور نقصانات شریعت مطہرہ کی روشنی میں:

انسانی کلوننگ کے چند فوائد:[32]

1. بے اولاد جوڑوں کو اولاد نصیب ہو جائے گی اور اولاد نہ ہونے کی وجہ سے جو معاشرتی مسائل پیدا ہوتے ہیں اور طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے جس کی وجہ سے اولاد کا مستقبل تباہ ہو جاتا ہے لہٰذا کلوننگ کے ذریعے اس معاشرتی فساد کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔
2. جو لوگ اولاد نرینہ کو خواہش رکھتے ہوں گے وہ حسب خواہش لڑکے کو حاصل کر سکیں گے اور جو لوگ بیٹی چاہتے ہوں گے ان کے لیے حسب خواہش بیٹی ہی پیدا ہو سکے گی۔
3. اگر کوئی انسان جو غیر معمولی صلاحیت کا حامل ہو اس کی کاپی (Duplicate) بنائی جاسکے گی اور یوں کلوننگ کے

ذریعے ذہانت، طاقت اور مہارت کو محفوظ کیا جاسکے گا۔

4. کلوننگ کو انسانی اعضاء کی پیوند کاری کے لیے استعمال کیا جاسکے گا۔

5. اگر جنسیاتی تبدیلی صرف رفع مضرت کے لیے ہو یعنی کوئی بیماری دور کرنا مقصود ہو اور یہی طریقہ اس بیماری کا علاج ہو جس کو کوئی مسلمان، دین دار طبیب مریض کے حق میں تجویز کردے تو پھر اس صورت میں متاثرہ حصے میں جین داخل کرسکتے ہیں۔

لہٰذا اعضائے جسم کی کلوننگ یعنی معالجاتی کلوننگ قابل قبول ہے کیوں کہ یہ طریقہ کار انسانیت کے لیے فقہ کے ایک اصول رفع مضرت کے تحت نفع بخش ہے۔

انسانی کلوننگ کے نقصانات:

اگر کلوننگ کے سارے طریقہ کار پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کلوننگ کے نقصانات کا پلہ اس کے فوائد پر بھاری ہے۔ جیسے:

کلوننگ سے آپس کا ظاہری فرق ختم ہو جائے گا جس کی وجہ سے کئی مسائل جنم لیں گے اور محرم اور غیر محرم کا فرق ختم ہو جائے گا۔ جب انسان بھی مصنوعی طریقہ پر بننا شروع ہو جائیں گے تو مشین سے بنی ہوئی پروڈکٹ اور اشرف المخلوقات میں میں بھلا کوئی فرق باقی رہ سکے گا؟ کیوں کہ انسان جیسا انمول موتی منڈیوں کی پیداوار بن جائے گا باقاعدہ طور پر دیگر پروڈکٹس کی طرح اس کی بھی کھپت اور تجارت ہوگی۔ جب لوگوں کی کلوننگ کے سلسلے میں مانگ بڑھے گی تو کارخانے بھی اس کی پیداوار میں سبقت کریں گے۔ دیگر غذائی اجناس اور بکاؤ مال کی طرح کلون شدہ انسان کے بھی بھاؤ لگیں گے اور یوں ایک انسان خود (دوسرے) اپنے ہی جیسے انسان کے ہاتوں میں مال تجارت بن کر ذلیل و خوار ہو جائے گا اور یوں انسان خود اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارے گا اور اپنے اعزاز و اکرام کو کھو دے گا جو کہ اللہ نے اس کو بخشا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ؀"[33]

"اور بلاشبہ یقینا ہم نے آدم کی اولاد کو بہت عزت بخشی اور انھیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا اور انھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور ہم نے جو مخلوق پیدا کی اس میں سے بہت سوں پر انھیں فضیلت دی، بڑی فضیلت دینا"

اگر انسانوں کی پیدائش خلیات سے لیبارٹریوں میں شروع ہو جائے تو والدین اور اولاد کے درمیان فطری محبت، عزت اور اکرام کا جو ایک سلسلہ چلتا آرہا ہے وہ بالکل ختم ہو جائے گا۔ اس کے لیے کلوننگ جسم فروشی کا ایک جدید انداز ہے کیوں کہ عورتیں اپنے بیضے فروخت کرنا شروع کریں گی اور یوں جسم فروشی کا ایک نیا کاروبار شروع ہو جائے گا۔ کلوننگ کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ نظام نسب تباہ ہو جائے گا۔ کیوں کہ کلوننگ میں جس عورت کا بیضہ لیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کسی او عورت کے خلیہ کا مرکزہ نیوکلیئس ملا کر کسی تیسری عورت کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے پھر اس پیدا ہونے والے بچے کی مالک پہلی خاتون شمار ہوتی ہے۔ حالانکہ شریعت کی رو سے بچے کا نسب بچہ جننے والی عورت سے ثابت ہوتا ہے۔[34] مکمل انسانی کلوننگ قطعی مناسب نہیں۔ کلوننگ نظام ستر و حجاب کے لیے منافی ہے۔ کیوں کہ کلوننگ میں ستر دیکھنا لازمی چیز ہے اور حصول اولاد یا دیگر منفعت کے لیے حرام کا ارتکاب جائز نہیں۔ اگر جین کی تبدیلی جلب منفعت کے لیے ہو یعنی تولیدی صلاحیت کے جراثیم داخل کرنا

مقصود ہو تو ایسی صورت میں اگر غیر محرم کے سامنے ستر کھولنے کی نوبت آتی ہو تو یہ طریقہ علاج ناجائز ہو گا۔ کیوں کہ یہ بات ظاہر ہے کہ حصول اولاد کے لیے اگر کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہو رہا ہو تو پھر وہ منفعت نہیں لی جائے گی۔ کیوں کہ فقہ کے اصول کے مطابق رفع مضرت جلب منفعت سے مقدم ہے اور اس کے برعکس اگر ستر کا دیکھنا لازم نہ آتا ہو تو چونکہ یہ صورت اضطرار کی نہیں۔ اس لیے قواعد فقہ کی رو سے اس عمل کو جائز ہونا چاہیے لیکن جو جین کلون کے لیے داخل کیے جاتے ہیں وہ بہت کم اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو خوردبین (Microscope) سے بھی بمشکل نظر آتے ہیں اس لیے رفع مضرت کے جواز کے ساتھ اس صورت کو بھی جائز ہونا چاہیے کیوں کہ فقہاء کرام بہت کم نجاست کو معاف لکھتے ہیں۔[35]

بیرونی فرٹیلائزیشن کا سب سے بڑا خطرہ غیر فطری مخلوقات کی شکل میں:

بیرونی فرٹیلائزیشن میں بعض اوقات ایک سے زائد بیضے (Eggs) ٹرانسپلانٹ کر دینے سے اس عورت کو جڑواں بچے پیدا کرنے میں اضافی تکلیف اور مشقت ہوتی ہے۔ جب کہ دوسری طرف سائنس دان اور ڈاکٹر زان اضافی پیدا ہونے والے جنین پر بعض اوقات سائنسی تجربات کرتے رہتے ہیں اور یہ عمل سراسر اسلامی تعلیمات کی رو سے انسانی جنین کی حرمت اور اس کی کرامت کے خلاف ہے اور اس طرح سے بننے والے اضافی جنین ترقی یافتہ ممالک میں STEM CELLS اور مصنوعی اعضاء کے حصول کا بھی سب سے بڑا ذریعہ ہیں جو کہ العیاذ باللہ انسانی سپیئر پارٹس کی دکانداری کے برابر ہے۔ اور اس وجہ سے جنین کی تجارت شروع ہونے کا بھی خطرہ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بہت سے خواتین Semen Bank کے ذریعے سے حاملہ ہو جائیں اور پھر اس پیدا ہونے والے جنین کے کلون بنوا کو ایک سیر وگیٹ مدرز کی حیثیت سے اس تجارت میں ملوث ہو جائیں اور یوں جس مرد کی منی حاصل کی گئی تھی اس کے جنسیاتی مادے کے ساتھ کئی لوگوں کی چھیڑ چھاڑ کی صورت میں کوئی غیر فطری مخلوق بھی جنم لے سکتی ہے۔ اور یہ عمل چونکہ انسانیت کے خلاف ہے اس لیے ناجائز اور حرام ہے۔ یاد رہے کہ امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن نے بھی کلوننگ کی زبردست مخالفت کرتے ہوئے کلون کے جسمانی اور ذہنی نقصان کے قوی امکانات کا اظہار کیا ہے اور اس بات کا خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس سے نہ صرف خاندانی نظام متاثر ہو گا بلکہ انسانی جین پول بھی متاثر ہو گا۔ کیوں کہ تمام ماہرین حیاتیات کے نزدیک بہتر انسانی نسل کے لیے مسلسل ارتقاء ضروری ہے اور مختلف جین کا ایک دوسرے سے ملنا اس ارتقاء کے لیے بہت ضروری ہے۔ جب کہ کلون اس سے محروم ہو گا اور آئندہ آنے والی نسلیں جینی عوارض میں مبتلا ہو جائیں گی۔

کلوننگ سے اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تغیر و تبدل بھی لازم آتا ہے اور یہ ایک شیطانی عمل ہے۔ کیوں کہ جب شیطا کو جنت سے نکال دیا گیا تھا تو اس وقت اس نے اولاد آدمؑ کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی تھی اور کہا تھا کہ میں اولاد آدمؑ کو مختلف بہانوں سے گمراہ کروں گا۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خلقت بگاڑے اور اپنے تصرفات میں اس کو بروئے کار لائے۔ سورۃ نساء میں ارشاد ہوتا ہے:

> ”وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾“[36]

> ”اور یقینا میں انھیں ضرور گمراہ کروں گا اور یقینا میں انھیں ضرور آرزوئیں دلاؤں گا اور یقینا میں انھیں ضرور حکم دوں گا تو یقینا وہ ضرور چوپاؤں کے کان کاٹیں گے اور یقینا میں انھیں ضرور حکم دوں گا تو یقینا وہ ضرور اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت بدلیں گے اور جو کوئی شیطان کو اللہ کے سوا دوست بنائے تو یقینا اس نے خسارہ اٹھایا، واضح خسارہ“

لہٰذا ان تمام دلائل کی روشنی میں انسانی کلوننگ شریعت مطہرہ کی رو سے ناجائز اور حرام ہے اور اس کو بہت سے مغربی دانشوروں نے بھی ممنوع قرار دیا ہے۔[37]

مختلف علمی کانفرنسز اور موجودہ اسلامی فقہ اکیڈمیز کی کلوننگ کے بارے میں آراء و دلائل:

پچھلے مہینے فروری 2021ء میں جامعہ المرکز الاسلامی بنوں پاکستان کے زیر اہتمام رئیس الادارہ جناب مفتی سید آغا صاحب کی زیر نگرانی ایک عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کروایا گیا تھا اس کانفرنس میں چند فقہی محققین اور اہل علم نے موجودہ دور میں پیش آنے والے نت نئے اور انوکھے مسائل پر حرام، حلال، جائز اور ناجائز ہونے کی اسلام کے قوانین کے مطابق روشنی ڈالی جس میں کلوننگ، سیروگیسی، اور جنین کی تبدیلی جیسے اہم موضوعات زیر گفتگو رہے۔ لہٰذا اس کانفرنس کے آخر میں رئیس الادارہ جناب مفتی سید آغا صاحب نے کلوننگ کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے مطلقاً کلوننگ کا ناجائز قرار دیا۔ کیوں کہ ان کے بقول:

> "اگر کوئی ایجاد سہولت اور تعریف کا باعث نہ بنے تو یہ عمل عبث ہو جائے گا اور کوئی بھی سنجیدہ انسان محض ایک عبث عمل کی خاطر اپنی تمام تر صلاحیتیں اور پیسہ خرچ کرنے کو کیسے پسند کر سکتا ہے، ان کے بقول یہی فیصلہ یہود کے علماء، اور Victian's کا بھی ہے"[38]

اس طرح اکیڈمی برائے اسلامی فقہ نے اپنے منعقدہ اجلاس 1998ء میں کلوننگ کو حرام قرار دیا تھا۔ کلوننگ کے جہاں بہت سے فوائد متوقع ہیں وہاں اس کے کئی نقصانات بھی ہیں۔ شریعت میں اس سائنسی عمل کی کس حد تک گنجائش ہے؟ اور کس حد تک نہیں یہ بھی بہت تفصیل والا موضوع ہے اور کلوننگ کی صورت میں جن فوائد کا دعویٰ کیا جاتا ہے وہ بھی یقینی نہیں بلکہ ان میں سے اکثر صرف انسانی خواہش یا صرف دعووں کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لیے ادارہ محدث میں کلوننگ کی شرعی حیثیت پر بحث مباحثہ کے لیے جید علماء کو عنقریب ایک مذاکرہ کی صورت میں اظہار خیال کرنے کی دعوت دی جارہی ہے۔

بقول علماء کرام: شادی ایک ایسا پاکیزہ معاہدہ ہوتا ہے کہ جس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد مختلف جینی مادوں کو اپنے اندر رکھتی ہے اور یہی مختلف جینی مادے انسان کی شخصیت کی شناخت اور توازن کی نشانی ہے۔ اس لیے علماء کرام کے نزدیک صرف ایک خلیے سے اسلام تولید کے طریقے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ خواہ وہ خلیہ جنین کی شکل میں عورت کے رحم میں شوہر کے مادہ منویہ سے لیا گیا ہو۔ لہٰذا اس ٹیکنالوجی سے انسانی کلون بنانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

حاصل کلام:

مختلف کتابوں، آرٹیکلز اور مبصرین کے نظریے سے یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ حصول اولاد کے لیے کلوننگ بھی موجودہ دور کے نئے مسائل میں سے ایک ہے۔ اور یہ طریقہ آہستہ آہستہ دنیا کے کئی ممالک میں رواج پا رہا ہے۔ اور تجربہ گاہوں میں تو اسٹیم سیل تھراپی نے خاصی کامیابی حاصل کر لی ہے جو کسی بھی اچنبے سے کم نہیں ہے۔ جب حقیقت میں یہ طریقہ عمل عام آجائے گا تو دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی؟ اس عمل کی بعض ممالک جیسے برطانیہ وغیرہ نے اجازت دے رکھی ہے لیکن کچھ دوسرے ممالک نے اس طریقہ پر پابندی لگا رکھی ہے۔ 2009ء میں امریکہ نے دوسرے ذرائع سے حاصل کردہ Pluripotent Stem Cell اور Skin Cells کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا انسانی کلوننگ نہایت نامناسب، غیر اخلاقی، خلاف طبیعت اور نا قابل قبول سماجی برائی ہے کیوں کہ اس کے ذریعے سے انسانیت Humanity کو خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بہر حال علماء کرام کو حتمی

فیصلہ کرنے سے پہلے بہت زیادہ احتیاط اور باریک بینی سے غور کرنا چاہیے۔ کیوں کہ کلوننگ کا عمل طبّی نقطہ نظر سے اپنے اندر کچھ فوائد بھی رکھتا ہے۔ جیسے نباتاتی کلوننگ اس میں تمام علماء کے نزدیک کوئی قباحت نہیں۔ کیوں کہ اس طریقہ کار کو زراعت کو فروغ اور ترقی دینے کے لیے بروئے کار لایا جاسکتا ہے اور چند احادیث میں بھی اس کی مثال ملتی ہے۔اس لیے بالکلیہ اس ٹیکنیک کو ناجائز قرار دینا نامناسب ہوگا لیکن اجازت دینے سے پہلے اس بات کا لحاظ رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے کہ انسانی کلوننگ، انسانی تولید کا فطری طریقے سے ہٹ کر دوسرا متبادل نہ بننے پائے۔اس کے بارے میں قوانین ضرور نافذ کیے جائیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] شکوری، عبدالروف، ڈاکٹر، کلوننگ ایک تعارف، مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور ۲۰۱۵ء، ط اولیٰ، ج: ۱، ص: ۴۸،۴۹

Shakūrī, 'bd al-Ra,ūf, Cloning aik Ta'āruf, (Maktabat al-'lm, Urdū Bazār, Lāhūre, 2015ac, 1st edition), Vol:01,pp:48-49

[2] عرسی، عزیزاحمد، ڈاکٹر، جہان رنگ وبو، مکتبہ دانیال اردو بازار لاہور ۲۰۱۹، ط، اولیٰ، باب کلوننگ کی سائنسی تعریف، ج: ۱، ص: ۶۰-۶۵

'ursī, 'zīz Aḥmad, Jahān Rung o Bū, (Maktabat Dāniyāl, Urdū Bāzār, Lāhūre, 2019ac, 1st edition), Vol:01,pp:60-65

[3] لاہوری، مبشر حسین، حافظ، جدید فقہی مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں، مکتبہ قدوسیہ، رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور ۲۰۰۵ء، ط۔اولیٰ، ص: ۷۲-۷۵

Mubashar Ḥusain, Jadīd Fiqhī Masā,l Kitāb wa Sunnat kī Rowshnī mai, (Maktabat Quddūsiyat, Raḥmān Mārkīt, Ghaznī Street, Urdū Bāzār, Lāhūre, 2005ac, 1st Edition), pp:72-75

[4] مقاسمی، مجاہد الاسلام، جدید سائنسی ٹیکنیک کلوننگ، اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، ۲۰۰۰، ص: ۴۰

Maqāsmī, Mujāhid al-Islām, Jadīd Sā,nsī Tyknīk Kaloning, (Islāmic Fiqh Acedemī, India,2000), p:40

[5] *Bertero, A., Brown, S., & Vallier, L. (2017). Methods of Cloning. Basic Science Methods for Clinical Researchers, 19–39. https://doi.org/10.1016/B978-0-12-803077-6.00002-3*

[6] لاہوری، مبشر حسین، حافظ، جدید فقہی مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں، ص: ۷۵-۸۰

Mubashar Ḥusain, Jadīd Fiqhī Masā,l Kitāb wa Sunnat kī Rowshnī mai,pp:75-80

[7] سنبھلی، برھان الدین، مولانا، موجودہ زمانے کے مسائل کا شرعی حل، طبع دھلی، ۱۹۹۲، ص: ۵۳۰-۵۴۰

Sunblī, Burhān al-Dīn, Mwjūdat Zamāny ky Msā,l kā Shar'ī Ḥal, (Dehlī,1992ac), pp:530-540

[8] لاہوری، مبشر حسین، حافظ، جدید فقہی مسایل کتاب وسنت کی روشنی میں، ص: ۹۵-۱۰۰

Mubashar Ḥusain, Jadīd Fiqhī Masā,l Kitāb wa Sunnat kī Rowshnī mai,pp:95-100

[9] کلوننگ کا عمل کیا ہے؟ اقسام۔ شمارہ ۲۶۔ جنوری ۲۰۰۳، ج: ۳۵، عدد ۱

Kalūning kā 'mal kiyā hay?, Aqsām, Issue, 26, Jan-2003, Vol:35,'dad:1

[10] البقرہ: 255

Al-Baqarat, Verse:255

[11]Nasr-Esfahani, Mohammad Hossein, Khadijeh Ahmad-Khanbeigi, and Ali Hasannia. 2021. "Qur'anic Views on Human Cloning (I): Doctrinal andTheological Evidences." International Journal of Fertility & Sterility 15 (1): 73. https://doi.org/10.22074/IJFS.2020.134415.

[12]نعمت اللہ، مفتی،انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مشمولہ، مباحث الاسلامیہ،المرکز الاسلامی، بنوں، ص: ۳۰

Ni'mat Allah, Muftī, Insānī Kalūning kī Shar'ī Ḥythiyat, (Mashmūlat Mabāḥith al-Islāmiyat, Al-Markaz al-Islāmī, Banū), p:30

[13]Larijani, Bagher, and F. Zahedi. 2004. "Islamic Perspective on Human Cloning and Stem Cell Research." Transplantation Proceedings 36 (10): 3188–89. https://doi.org/10.1016/j.transproceed.2004.10.076.

[14]Ibid

[15]عبدالمجید، مفتی،انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت،مشمولہ،المباحث الاسلامیہ،(سہ ماھی) جامعہ المرکز الاسلامی، بنوں، ستمبر ۲۰۰۷، ص: ۱۹

'bd al-Majīd, Muftī, Insānī Kalūning kī Shar'ī Ḥythiyat, (Mashmūlat Mabāḥith al-Islāmiyat, Al-Markaz al-Islāmī, Banū,Sep-2007),p:19

[16]لاہوری، مبشر حسین، حافظ، جدید فقہی مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں، ج:۱، ص: ۸۰۔۸۵

Mubashar Ḥusain, Jadīd Fiqhī Masā,l Kitāb wa Sunnat kī Rowshnī mai,Vol:01,pp:80-85

[17]ایضاً

Ibid

[18]لاہوری، مبشر حسین، حافظ، جدید فقہی مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں، ص: ۹۰۔۱۰۰

Mubashar Ḥusain, Jadīd Fiqhī Masā,l Kitāb wa Sunnat kī Rowshnī mai,pp:90-100

[19]لاہوری، مبشر حسین، حافظ، جدید فقہی مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں، ص۔۱۰۱۔۱۱۰

Mubashar Ḥusain, Jadīd Fiqhī Masā,l Kitāb wa Sunnat kī Rowshnī mai,pp:101-110

[20]دین پوری، عبدالمجید، مفتی، (مدیر) فقہ و قانون انسانی کلوننگ کا شرعی حکم، ماہ نامہ، ناشر تفہیم اسلام اکیڈمی، ۲۷۔۷۔۲۰۱۴، ص: ۶۰

Deen pūrī, 'bd al-Majīd,(Editor), Fiqh wa Qānūn Insānī Kalūning kā Shar'ī Ḥukam, Monthly, (Tafhīm Islām Academy, 27-07-2014ac), p:60

[21]شمیم اختر، مولانا، (مدیر) انسانی کلوننگ اور اسلام، مشمولہ، مجلّہ، الدین، سالانہ، انڈیا، ص: ۱۸۱

Shamīm Akhtar, Mowlānā, (Editor), Insānī Kalūning aur Islām, (Mashmūla, Majallat, Al-Dīn, Yearly, India), p:181

[22] Askari,Ahmad Hassan,DR,A comprehensive book of gynaecology,What is DNA?,Jadid Maktaba Daniyal,Lahore2018,V1,Pg 410

[23]قرضاوی، یوسف، ڈاکٹر، انسانی کلوننگ، مشمولہ ماہنامہ، البلاغ، کراچی، مدیر، عثمانی، محمد تقی، مارچ، ۲۰۰۴، ص: ۳۰۔۳۱

Qarḍāwī Yoūsaf, Insānī Kalūning, (Mashmūla Monthly Al-Balāgh Karāchī, (Editor: Muftī Taqī Uthmānī, March,2004ac), pp:30-31

[24] مصباح، عبدالہادی، الاستنساخ بین العلم والدین، دارالمصریہ، بیروت ۱۹۹۸، ص: ۲۲۱

Abdul Hadi Misbah, Al Istskha bain ul Ilm wl Deen, Dar ul Misria, Barut, 1998, P:221

[25]دین پوری، عبدالمجید، مفتی، (مدیر) فقہ و قانون،انسانی کلوننگ کا شرعی حکم،۲۷۔۷۔۲۰۱۴، ص:۷۷

Deen pūrī, 'bd al-Majīd,(Editor), Fiqh wa Qānūn Insānī Kalūning kā Shar'ī Ḥukam, Monthly, (Tafhīm Islām Academy, 27-07-2014ac), p:77

[26]عرسی عزیز،احمد،ڈاکٹر،جہان رنگ وبو،مکتبہ دانیال اردو بازار لاہور،۲۰۱۹،ط اولیٰ، باب اسٹیم سیل تھراپی اسلامی تناظر میں،ج:1، ص:۱۱۵۔۱۲۰

'ursī, 'zīz Aḥmad, Jahān Rung o Bū, (Maktabat Dāniyāl, Urdū Bāzār, Lāhūre, 2019ac, 1st edition),Vol:01,pp:115-120

[27]زمر:۶۲

Zumar, Verse: 62

[28]الواقعہ:۵۷۔۵۹

Al-Wāq'at, Verse: 57-59

[29]النحل:۲۰

Al-Naḥl, Verse:20

[30]النحل:۲۰

Al-Naḥl, Verse:20

[31]*Human cloning: ethical issues. UNESCO; 2004; 7-8. Available from: http://www.unesco-chair-bioethics.org/?mbt_book=humancloning-ethical-issues (9 May 2019).*

[32]مینگل، محمد ہارون، قاضی،انسانی کلوننگ کا شرعی نقطہ نظر، مشمولہ سالانہ رپورٹ ۲۰۰۲۔۲۰۰۳،اسلامی نظریاتی کونسل، ص:۳۲۶

Mayngal, Muḥammad Hārūn, Qāḍī, Insānī Kalūning kā Shar'ī Nuqṭa Naẓar, (Mashmūla Yearly Report, 2002-2003, Islāmī Naẓriyātī Council), p:326

[33]الاسراء:۷۰

Al-Isrā,, Verse: 70

[34]مینگل، محمد ہارون، قاضی،انسانی کلوننگ کا شرعی نقطہ نظر، مشمولہ سالانہ رپورٹ ۲۰۰۲۔۲۰۰۳،اسلامی نظریاتی کونسل، ص:۳۳۲

Mayngal, Muḥammad Hārūn, Qāḍī, Insānī Kalūning kā Shar'ī Nuqṭa Naẓar, (Mashmūla Yearly Report, 2002-2003, Islāmī Naẓriyātī Council), p:332

[35]ابوالبصل، عبدالناصر،ڈاکٹر، عملیات التسنیل (الاستنساخ) واحکامھاالشرعیۃ، مشمولہ، قضایاطبیہ معاصرہ،ج:۲،ص:۶۵۷، / مصباح، عبدالہادی، الاستنساخ بین العلم والدین،دارالمصریہ، بیروت ۱۹۹۸،ص:۲۲۱

Abū al-Baṣal, 'bd al-Nāṣir, 'mliyāt al-tansīl wa Aḥkāmuhā al-Shar'iyat, (Mashmūlat, Qaḍāyā Ṭayyibat Muāṣirat),Vol:02,p:657 / Miṣbāḥ, 'bd al-Hādī, Al-Istinsākh byn al-'lm wa al-dīn, (Dār al-Miṣriyat, Berūit, 1998ac), p:221

[36]النساء:۱۱۹

Al-Nisā,, Verse: 119

[37]انسان اور دیگر حیوانات کی کلوننگ کا شرعی حکم، دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ یوسف بنوری ٹاؤن کراچی، فتویٰ نمبر:144107200252

Insān aur Dīgar Ḥywānāt kī Kalūning kā Shar'ī Ḥukum, Dār al-Iftā, Jāmeā 'lūm Islāmiyat 'llāmat Yoūsaf Binūrī Tāūn, Karāchī, Fatwā No.144107200252

[38] انٹر نیشنل فقہ اکیڈمی، جدہ کے شرعی فیصلے مترجم، ندوی، فہیم اختر، ایفا پبلیکشنز، نئی دہلی، انڈیا، ط۔ دوم ۲۰۱۲، ص: ۲۹۳
International Fiqh Academy, Jiddah kay Shar'ī Faiṣly, Translator: Nadwī Fahīm Akhtar, (Eīfā Publications, New Dehli, India,2nd Edition, 2012ac), p:293